ساؤل کے بُرے رویے کا حل (حصہ ۱۹)

مصنف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز   مترجم: ڈاکٹر فیاض انور

آخرکار وہ دن آن پہنچا جب ساؤل میدان جنگ میں مارا گیا اور اُس کی چالیس سالہ سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ فلستی لشکر افیق میں اکٹھا ہوا اور پھر مجدو کے قریب سے شمال کی جانب بڑھتے ہوئے اسرائیل کے مقابلے کو آیا جو اُس وقت یزرعیل میں جمع ہوئے تھے۔ اسرائیلیوں نے شکست کھائی اور جنوب کی جانب کوہ جلبوعہ کی طرف بھاگے، جہاں ساؤل کے تین بیٹے مارے گئے۔ تب ساؤل نے وہاں پر اپنی ہی تلوار پر گر کر اپنی جان لے لی۔

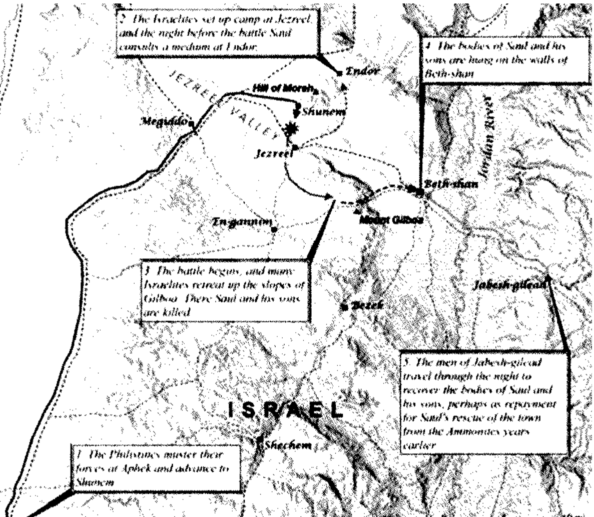

۱۔سموئیل ۳۱:۱ میں مرقوم ہے،

"اور فلستی اسرائیل سے لڑے اور اسرائیلی مرد فلستیوں کے سامنے سے بھاگے اور کوہستان جلبوعہ میں قتل ہو کر گرے۔"

فلستیوں نے ساؤل کو تیروں سے بُری طرح گھائل کر دیا۔ جب ساؤل نے یہ جان لیا کہ بہت جلد وہ مرجائے گا تو اُس نے اپنے سلاح بردار سے کہا اپنی تلوار کھینچ اور اُس سے مجھے چھید دے، لیکن اُس نے انکار کر

دیا۔ ''اِس لیے ساؤل نے اپنی تلوار لی اور اُس پر گرا'' (۱۔سموئیل ۳۱: ۴)۔اُس کے سلاح بردار نے بھی ایسے ہی کیا۔ ۱۔سموئیل ۳۱: ۷ میں لکھا ہے،

> ''جب اُن اسرائیلی مردوں نے جو اُس وادی کی دُوسری طرف اور یردن کے پار تھے یہ دیکھا کہ اسرائیل کے لوگ بھاگ گئے اور ساؤل اور اُس کے بیٹے مر گئے تو وہ شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے اور فلستی آئے اور اُن میں رہنے لگے۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ اسرائیل کے شمالی حصے کے بعض علاقے داؤد کے زمانے تک فلستیوں کے قبضے میں رہے۔فلستیوں نے ساؤل کے سر کو کاٹ لیا اور اُس کے ہتھیار اُتار لیے اور قاصد بھیجے '' تا کہ اُن کے بت خانوں اور لوگوں کو یہ خوش خبری پہنچا دیں'' (۱۔سموئیل ۳۱: ۹)۔ساؤل کی تلوار کو فتح کے نشان کے طور پر عستارات کے مندر میں رکھ دیا گیا۔

بائبل مقدس یہ واضح نہیں کرتی کہ فلستیوں کے کس شہر میں عستارات کی پرستش کی جاتی تھی،لیکن بائبل اُسے فلستی دیوتاؤں کے ساتھ منسوب کرتی ہے۔آثارِ قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسقلون (شاید اشدود) اِس کی پرستش کے بنیادی مراکز تھے،تاہم امکان غالب ہے کہ فلستیوں کے پانچوں بڑے شہروں میں اِس کی تعظیم کی جاتی تھی۔

ساؤل کی لاش کی بے حرمتی اور بازیابی

۱۔سموئیل ۳۱: ۱۰ میں لکھا ہے کہ فلستیوں نے ساؤل کی لاش کو ''بیت شان کی دیوار پر جڑ دیا۔'' اگلی آیت میں لکھا ہے کہ اُنھوں نے ساؤل کے بیٹوں کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا۔ جب یبیس جلعاد کے باشندوں نے اِس بارے میں سنا تو وہ راتوں رات جا کر ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشیں بیت شان کی دیوار پر سے لے آئے۔ ۱۔سموئیل ۳۱: ۱۳ کا اختتام یوں ہوتا ہے،

> ''اور اُن کی ہڈیاں لے کر یبیس میں جھاؤ کے درخت کے نیچے دفن کیں اور سات دن تک روزہ رکھا۔''

ہم نہیں جانتے کہ یبیس جلعاد کے یہ باشندے ساؤل کے لیے فلستیوں کے ساتھ لڑے تھے یا نہیں۔ کیا وہ اِس جنگ کے زندہ بچ جانے والے تھے؟ بائبل مقدس اِس کے بارے میں خاموش ہے۔لیکن ہم جانتے

ہیں کہ یبیس جلعاد کے باشندے ساؤل کو اپنا عظیم سورما سمجھتے تھے کیوں کہ چالیس سال پہلے اُس نے اُنہیں عمونیوں کے ہاتھ سے چھڑایا تھا (۱۔سموئیل ۱۱:۱۱)۔اِس جرات مندی کے کارنامے نے ساؤل کو مقام اوج تک پہنچا دیا اور اِس عمل نے بہت سے لوگوں پر ثابت کر دیا کہ ساؤل اسرائیل کا بادشاہ بننے کا اہل ہے۔

یہاں سموئیل کی پہلی کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔کیوں کہ سموئیل پہلے ہی فوت ہو چکا تھا (۱۔سموئیل ۱:۲۵)،اِس لیے صاف ظاہر ہے کہ پہلی کتاب کے اختتامی حصے اور دُوسرے سموئیل کو کسی اور نے قلم بند کیا۔

داؤد کو ساؤل کی موت کی خبر ملتی ہے

جس وقت ساؤل شمالی اسرائیل میں فلستیوں سے برسرِ پیکار تھا اُس وقت داؤد جنوب کے علاقے میں عمالیقیوں سے جنگ لڑ رہا تھا۔اپنی بیویاں، بچے اور ساز و سامان واپس لینے کے بعد وہ صقلاج کو لوٹے تا کہ اپنے گھروں کو دوبارہ سے تعمیر کر سکیں۔تیسرے دن ایک عمالیقی شمال سے ساؤل کی موت کی خبر لے کر آیا۔وہ اِس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے ہی داؤد نے عمالیقی فوج کو شکست دی تھی اور ابھی اُسے عمالیقیوں سے بالکل کوئی ہمدردی نہیں تھی۔

عمالیقی داؤد اور ساؤل کے درمیان دشمنی سے بہ خوبی واقف تھا، اس لیے اُس کا خیال تھا کہ ساؤل کی موت کی خبر سن کر داؤد کو خوشی ہوگی۔دراصل اُس کی سوچ یہ تھی کہ اگر وہ ساؤل کی موت کا سہرا اپنے سر لے تو شاید اُسے داؤد کی طرف سے انعام مل سکتا ہے۔چناں چہ اُس نے کہا کہ جب ساؤل کوہ جلبوعہ پر تیروں سے گھائل ہوا تو وہ اُس وقت وہاں موجود تھا۔اُس نے کہا کہ ساؤل نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اُسے مار دے اور اُس نے ویسا ہی کیا (۲۔سموئیل ۱:۹،۱۰)۔

عمالیقی نے اپنی بات کا ثبوت دینے کے لیے ساؤل کا تاج اور اُس کے بازو پر کا کنگن پیش کیا۔یہی وہ خبر تھی جو داؤد کو جنگ کے بارے میں ملی، اِس لیے وہ ابھی تک نہیں جانتا تھا کہ داؤد نے اپنی جان لینے کے لیے اپنے سلاح بردار کو کہا یا عمالیقی کو۔لہٰذا داؤد نے اُس کی گواہی کو ہی دُرست سمجھا۔

۲۔سموئیل ۱:۱۴-۱۶ میں لکھا ہے،

> ''داؤد نے اُس سے کہا تو خُداوند کے ممسوح کو ہلاک کرنے کے لیے اُس پر ہاتھ چلانے سے کیوں نہ ڈرا؟ پھر داؤد نے ایک جوان کو بلا کر کہا نزدیک جا اور اُس پر حملہ

کر۔ سو اُس نے اُسے ایسا مارا کہ وہ مرگیا۔ اور داؤد نے اُس سے کہا تیرا خون تیرے ہی سر پر ہو کیوں کہ تو نے اپنے منہ سے آپ اپنے اُوپر گواہی دی اور کہا کہ میں نے خُداوند کے ممسوح کو جان سے مارا۔''

پھر داؤد اور اُس نے آدمیوں نے ساؤل کے لیے نوحہ کیا (۲۔سموئیل ۱:۱۲) یہاں تک کہ داؤد نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کے لیے ایک مرثیہ بھی لکھا۔ اِس کا عنوان تھا ''کمان کا گیت'' (۲۔سموئیل ۱:۱۸)، کہا جاتا ہے کہ یہ یاشر کی کتاب میں لکھا گیا تھا، لیکن یہ یاشر کی کتاب میں نہیں ہے جو ۱۶۱۳ء میں دریافت ہوئی اور اُسے ۱۶۲۵ میں چھپا گیا اور ۱۸۴۰ میں اِس کا انگریزی ترجمہ کیا گیا۔

داؤد نے ہمیشہ اپنی پوری بساط سے ساؤل کی تکریم کی کیوں کہ وہ خُداوند کا ممسوح بادشاہ تھا۔ اُس زمانے میں یہ تکریم بہت غیر معمولی تھی، کیوں کہ جسمانی لوگ اپنے دشمنوں کے ساتھ نفسانی طرزِ فکر کے مطابق سلوک کرتے تھے۔ اُن کی سوچ کے مطابق اپنی قوت اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کا محض ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ لیکن داؤد رُوح کی راہنمائی میں چلتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ ساؤل اِس لیے لوگوں پر بادشاہ تھا کیوں کہ اُنھوں نے خُدا کی حکمرانی کو رد کر دیا۔ اگرچہ اُس کا مسح برحق تھا چاہے یہ مسح عارضی ہی تھا۔

خمسینی کلیسیا کی چالیس یوبلیاں

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بتایا ساؤل کی چالیس سالہ سلطنت کلیسیا کی چالیس یوبلیوں کا نبوتی نمونہ ہے، جو ۳۳ عیسوی میں رُوح القدس کے نزول سے لے کر ۳۰ مئی ۱۹۹۳ تک ہے۔ جب ۱۹۹۳ میں خمسینی دور کا اختتام ہوا تو ہم ایک نئے زمانے میں داخل ہوئے جہاں خُدا ایک نئی بادشاہی کو قائم کرے گا جو ساؤل کی حکمرانی کے نمونے پر نہیں بلکہ داؤد کے نمونے پر ہوگی۔ داؤد کی سلطنت آدم سے انسٹھویں یوبلی پر شروع ہوئی، اِس لیے اُس کی سلطنت یوبلی کے قانون اور عیدِ خیام پر قائم تھی۔

خُدا نے ۱۹۹۳ء میں ۳۰ مئی کی تاریخ کو مختلف نشانات سے ثابت کیا۔ میں نے اُن نشانات کو بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے سابقہ آرٹیکلز میں لکھا ہے۔

اُس دن کے بعد سے خُدا نے کلیسیا کی تاریخ کا رُخ موڑنا شروع کیا اور ہمیں عیدِ خیام کے متعلق اور

زیادہ گہری بصیرت بخشی، جو تیسری عید ہے اور جس میں ہر سال سب لوگوں کو خُدا کے حضور حاضر ہونا لازم تھا (خروج ۳۴:۲۲،۲۳)۔

قدیم وقتوں میں داؤد ساؤل کے بُرے رویے کا حل تھا۔ دُوسری طرف عید خیام پنتکست کے مسئلے کا حل تھی۔ ہمارے زمانے میں غالب آنے والوں کے بدن کو اختیار دیا گیا ہے تاکہ وہ قوموں پر حکمرانی کریں اور دُنیا کی تاریخ کا رُخ موڑ سکیں۔ یہ اختیار بتدریج بڑھے گا بالکل جیسے داؤد کا اختیار بتدریج بڑھا تھا۔ تمام قبائل پر حکمرانی کرنے سے پہلے داؤد نے سات برس چھ مہینے صرف ایک قبیلے پر حکمرانی کی (۲۔سموئیل ۵:۵)۔

چناں چہ ہم نے دیکھا کہ غالب آنے والوں کے لیے ایک متوازی مدت ۳۰ مئی ۱۹۹۳ء سے ۳۰ نومبر ۲۰۰۰ء تھی۔ یقیناً سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ عصر حاضر میں ہم ایک ایسی عظیم سلطنت کی بنیاد رکھ رہے ہیں جو پوری دُنیا کو گھیر لے گی۔ اِس لیے ۳۰ نومبر ۲۰۰۰ سے ۱۲ اپریل ۲۰۰۹ تک خُدا نے نبوتی منظر میں یوسف کے گھرانے کو شامل کر دیا۔ ہمیں یاد ہے کہ یوسف نے خواب دیکھا تھا کہ اُس کے بھائی (یہوداہ سمیت) اُس کے سامنے جھکیں گے (پیدایش ۳۷:۹)۔

یہوداہ کو حکومت کا عصا عارضی طور پر دیا گیا "جب تک شیلوہ نہ آئے" (پیدایش ۴۹:۱۰)۔ یوسف کی حکمرانی داؤد سے بھی بڑی تھی، کیوں کہ اُس نے مصر پر حکمرانی کی جو کہ دُنیاوی نظام کی نبوتی تصویر ہے۔ نیز یوسف کو پہلوٹھے کا حق بھی دیا گیا تھا (۱۔تواریخ ۵:۱)، جو کہ خُدا کے بیٹوں کو جنم دینے کا حق ہے۔ ہم بڑی تیزی کے ساتھ اُس وقت کے پاس پہنچ رہے ہیں جب خُدا کے بیٹے ظاہر ہوں گے۔ یہی وہ چیز ہے جو جلال کی آزادی میں داخل ہونے کے لیے تمام مخلوق کو ضرورت ہے (رومیوں ۸:۱۹-۲۱)۔

مسیح اپنی پہلی آمد میں یہوداہ کے قبیلے سے آیا تاکہ وہ اپنے تخت کا دعویٰ کریں، اور جو ایمان کے وسیلے اُس کے دعویٰ کے حامی ہیں اُنھیں وہی اختیار دیا گیا جو بیابانی کلیسیا کو دیا گیا تھا (اعمال ۷:۳۸)، یہ فسح کی کلیسیا ہے۔ اِس تبدیلی کے ساتھ اعمال ۲ میں اُنھیں خمسینی مسح دیا گیا۔ لیکن یہ ساؤل کے نمونے کی مانند تھا جس کی حکومت اگر چہ طویل تھی لیکن وہ عارضی تھی۔

چناں چہ ۱۹۹۳ء میں بادشاہی قائم کرنے کا اختیار کلیسیا سے منتقل کر کے غالب آنے والوں کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ تیسری کلیسیا داؤد اور یوسف کا امتزاج ہے، اور غالب آنے والے ایک بدن کی حیثیت سے یوسف کے پہلوٹھے کے حق کے وارث ہیں اور یہ سب مسیح کی آمد ثانی کی فضلیت کے تحت ہوگا۔ (مزید تفصیل کے

لیے میری کتاب آمدِ ثانی کے بھید کا مطالعہ کریں)